سوال

(404) بلاعذر مسجد میں نماز عید پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سیالکوٹ سے پروفیسر حفیظ اللہ اعوان لکھتے ہیں کہ مسجد میں بلاعذر نماز عید ادا کرنا شرعا کیا حقیقت رکھتا ہے کیا اس طرح مسجد میں عید پڑھنے سے ثواب میں کمی تو نہیں ہوتی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زندگی بھر یہی معمول رہا ہے کہ آپ کھلے میدان میں نماز عید ادا کرتے تھے۔ حالانکہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں گنجائش ہوتی تھی۔ اسی طرح خلفائے راشدین بھی اسی سنت پر عمل پیرا رہے۔ مساجد میں عید نماز ادا کرنے سے ترک سنت کے علاوہ ایک زبردست نقصان یہ ہے کہ ہر گلی کوچے کی مسجد میں اس کا اہتمام ہونے لگا ہے۔ جو اسلام کی شان وشوکت کے بالکل منافی ہے۔ اس لئے ہمیں مساجد میں عید نماز ادا کرنے کی بجائے کھلے پارک میں اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اس کے متعلق بکثرت احادیث وار ہیں۔ ہم چند ایک کا حوالہ دیتے ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید کی ادائیگی کےلئے عید گاہ تشریف لے جاتے۔ (صحیح بخاری : کتاب العیدین)

یہ عید گاہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے کے مشرقی جانب بقیع کے پاس تھی۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے درمیان تقریباً ایک ہزار فٹ کا فاصلہ تھا۔ (فتح الباری)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نماز عید کی ادائیگی کےلئے صبح صبح عید گاہ تشریف لے جاتے۔ (صحیح بخاری کتاب العیدین)

حضرت براء بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ کے دن بقیع کی طرف گئے وہاں عید گاہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید کی دو رکعات پڑھائیں۔ (صحیح بخاری کتاب العیدین)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال ہوا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز عید ادا کی؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی ادائیگی کےلئے عید گاہ تشریف لے جاتے۔ جہاں آج کثیر بن صلت کا گھر ہے۔ آپ نے نماز عید ادا کی اور پھر خطبہ دیا۔ (صحیح بخاری کتاب العیدین)

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل یہی تھا۔ کہ آپ نماز عید کی ادائیگی کے لئے باہر کھلے میدان میں تشریف لے جاتے باوجود اس کے کہ نماز مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ادا کرنے سے ایک ہزار نماز کے برابر ثواب ملتا ہے۔ چنانچہ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ ہمیشہ نماز عیدین عید گاہ میں ادا کرتے تھے۔''(زاد المعاد: 1/172)

خلفائے راشدین رضوان اللہ عنھم اجمعین کا بھی یہی معمول تھا۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ہر ذات نطاق (عورت) کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز عید کی ادائیگی کے لئے عید گاہ جائے۔''(مصنف ابن ابی شیبہ: 2/184)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ :''کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکماً کہتے تھے کہ ہم عورتوں کو عید گاہ لے کر چلیں جو کسی مجبوری کی وجہ سے نماز ادا نہیں کر سکتی۔ وہ بھی عید گاہ جاتیں اور مسلمانوں کی دعائے خیر میں شرکت کرتیں جبکہ مسجد میں نماز ادا کرنے سے مخصوص ایام میں بتلا عورتیں اس سنت کی ادائیگی سے محروم رہتی ہیں ہاں اگر بارش آندھی وغیرہ کا عذر ہو تو مسجد میں نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:414